دیارِ نعت
راجا رشید محمود

دیارِ نعت

ناخدائے سخن میر تقی میرؔ کی زمینوں میں ۵۴ نعتیں

جو دیارِ سرکار ﷺ ' مدینۂ طیبّہ میں کہی گئیں

.... شاعر کا 21-واں اُردو مجموعہ نعت ....

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ ''نعت'' لاہور

صدر ''ایوانِ نعت'' (رجسٹرڈ)

چیئرمین ''سید ہجویرؒ نعت کونسل'' (محکمہ اوقاف پنجاب)

مکتبہ ایوانِ نعت

لاہور

دیارِ نعت

شاعری: راجا رشید محمود

پروف خوانی: شہناز کوثر

کمپوزنگ: مدنی گرافکس' 5-A- حسن چیمبر' نیو انارکلی لاہور

فون: 7230001

نگرانی طباعت: اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ ''نعت'')

طباعت: نیو فائن پرنٹنگ پریس' لاہور

اشاعت اول: ۲۰۰۲

صفحات: ۱۰۴

ہدیہ: ۱۰۰ روپے

ناشر

راجا اختر محمود

مکتبہ ایوانِ نعت

10- کریم سنٹر۔ کریم بلاک۔ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور

استاذی المکرّم

استاذ الاساتذہ

ڈاکٹر سید عبداللہ کے نام

جن کا مُعتقدِ میر' ہونا مسلم ہے

جنھوں نے میرے پہلے انتخابِ نعت ''مدحِ رسول ﷺ''

(۱۹۷۳) کی تقریبِ تعارف کا اہتمام کیا اور میری کاوش پر

مقالہ پڑھ کر میری حوصلہ افزائی کی

کُوچہ ھا

اک نشاں بے نشان سے نکلا	طیبہ میں آن بان سے نکلا	۸،۷
دیر تھی صرف پیمبر ﷺ کے نظر کرنے کی	پوری خواہش ہوئی طیبہ کو سفر کرنے کی	۱۰،۹
مرے سرکار ﷺ کے کوچے کا جو بندہ گدا ہو گا	وہ وجہ رشک شاہان زمانہ بن گیا ہو گا	۱۲،۱۱
ریاضِ جنتِ سرکار ﷺ میں جو آ چکا ہو گا	اسے خلد بریں کے چپے چپے کا پتا ہو گا	۱۳
عظمتوں کی بنائیں کیا کیا ہیں	رب کی ان پہ عطائیں کیا کیا ہیں	۱۴
ایسی شوکت تھی وہ تجمل تھا	نام آقا ﷺ کا حشر میں غل تھا	۱۶،۱۵
طور پہ وہ یہ عرش اعلیٰ پہ	عظمت آقا ﷺ کو یوں ہے موسیٰؑ پہ	۱۸،۱۷
خواہش رسائی درِ سرکار ﷺ کی ہے بس	مجھ کو نہیں ہے خلد بریں کی کوئی ہوس	۲۰،۱۹
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں راتیں ہماریاں	جانِ حیات تھیں نہ تھیں اختر شماریاں	۲۲،۲۱
جو ہم جانیں تو کیسے عظمت محبوب یزداں ﷺ کو	سمجھتے ہی کہاں ہیں دوستو ہم لوگ قرآں کو	۲۴،۲۳
کشت قلب و جاں کو جو بارانِ رحمت چاہیے	یادِ سرکارِ جہاں ﷺ میں سوز و رقت چاہیے	۲۷_۲۵
جو عشق مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے فرد تھا	نام اس کا تھا اویسؓ وہ مجذوب مرد تھا	۲۸
جو حبلِ معصیت میں تھا بندہ بندھا ہوا	ایسا حضور پاک ﷺ کا پا کر رہا ہوا	۳۰،۲۹
جاں جس نے ان کے نام پہ دی وہ مرا نہیں	اس کے علاوہ اور کچھ رازِ بقا نہیں	۳۲،۳۱
طیبہ کی سمت ایسے میرا گزر رہے ہے	خم میرا سر رہے ہے اور چشم تر رہے ہے	۳۴،۳۳
اس سرزمیں پہ کیسا خدا کا کرم ہوا	طیبہ قدوم سرورِ دیں ﷺ سے حرم ہوا	۳۶،۳۵
میں نے جب ان کو استلام کیا	میرے آقا ﷺ نے ابتسام کیا	۳۸،۳۷
جونہی پہنچی فریاد خیر البشر ﷺ تک	شب غم رسا ہو گی میری سحر تک	۴۰،۳۹
انبیاءؑ کی مثال ہے کچھ اور	مصطفیٰ ﷺ کا کمال ہے کچھ اور	۴۲،۴۱
ہر سال طیبہ جاؤں یہ ہے مختصر خیال	یہ معتبر خیال ہے یہ دیدہ ور خیال	۴۳
گھر سے طیبہ کو جو نکلتے ہیں	رنج سب ان کے سر سے ٹلتے ہیں	۴۴
جو حرف لکھ چکا ہوں میں دل کی کتاب میں	وہ پیش ہو چکے ہیں نبی ﷺ کی جناب میں	۴۶،۴۵
جب نعت کہہ رہا ہوں تو دوزخ کا ڈر نہیں	ترکیب میری دیکھ لو کیا کارگر نہیں	۴۸،۴۷
جس پہ نبی ہر دو جہاں ﷺ کی نظر نہ ہو	اس شخص کو سکون کبھی عمر بھر نہ ہو	۵۰،۴۹
رب نے محبوب ﷺ کی بڑائی کی	شان ایسی ہے مصطفائی کی	۵۲،۵۱
آقا ﷺ نے اک نگاہ جو کی التفات کی	میں نے انھی کی بات کی اور تا حیات کی	۵۴،۵۳

لکھیں اُن کی زمین میں نعتیں
رہنما اپنے اب کے میرؔ ہوئے

مرے سرور ﷺ کا ثنا گر جو سخنور نکلا	نغز گویان زمانہ میں قد آور نکلا	۵۵، ۵۶
اُنسِ حضور ﷺ قلب میں جس کے مکیں نہیں	وہ شخص بھی ہے حاملِ ایماں؟ نہیں نہیں	۵۷، ۵۸
نبی ﷺ نے دیے ظالموں کو دلاسے	یہ توفیق ان کو ملی کبریا سے	۵۹، ۶۰
دست اک جو سوئے شہر آقا و مولا ﷺ گیا	ساغر صبر و تحمل کو مرے چھلکا گیا	۶۱، ۶۲
جو جھکی جبیں ان ﷺ کے در کی طرف	تو رُخ رات کا تھا سحر کی طرف	۶۳، ۶۴
میرے ہونٹوں پہ جو لکیر ہوئے	حرف مداحِ بشیر ﷺ ہوئے	۶۵، ۶۶
گیت مجھ کو نبی ﷺ کے گانے ہیں	شعر اس کے لیے بہانے ہیں	۶۷
خدا کی ذات سے سب ماورائیاں دیکھیں	نہ ہم نے رب کی نبی ﷺ سے جدائیاں دیکھیں	۶۸
نبی ﷺ تشریف لائے جب جہاں میں	بہاریں لہلہا اُٹھیں خزاں میں	۶۹، ۷۰
آغاز حمد سے ہو' یہ ہے ابتدائی بات	مدحِ نبی ﷺ ہے ارتقائی انتہائی بات	۷۱، ۷۲
آقا ﷺ کے سوا قلب میں کچھ اور نہیں تھا	یوں عاصی و خاطی بھی درخشندہ جبیں تھا	۷۳، ۷۴
اگرچہ دعویٰ نہ تھا کوئی پارسائی کا	درِ نبی ﷺ پہ ملا موقع جبہ سائی کا	۷۵
کبھی جو میں نے مصیبت میں ان کا نام لیا	تو گرتے گرتے مجھے مصطفیٰ ﷺ نے تھام لیا	۷۶
سوئے مواجہ نہ خبردار دیکھنا	کر دے سزا کا یہ نہ سزاوار دیکھنا	۷۷، ۷۸
جس کے لبوں پہ مدحِ حبیبِ خدا ﷺ نہ تھی	وہ شخصیت خدا سے ذرا آشنا نہ تھی	۷۹، ۸۰
جو بارگاہِ پیمبر ﷺ میں بار پاتے ہیں	ہر اعتبار سے وہ اعتبار پاتے ہیں	۸۱، ۸۲
سودا ہے پیار ہے' مرے دل کی دکان میں	پیار اُن سے' جن سے بڑھ کے نہیں ہے جہان میں	۸۳، ۸۴
کریں سرکار ﷺ سے گر کچھ وفا ہم	تو پا لیں گے قیامت میں جزا ہم	۸۵، ۸۶
کون زائر ہو سکے سرکار ﷺ کی درگاہ کا	یہ کرم بھی ہے' اثر بھی ہے ہماری چاہ کا	۸۷، ۸۸
جو خاکِ طیبہ اقدس کی ہے ضیا کی قسم	وہ اصل میں ہے پیمبر ﷺ کے نقش پا کی قسم	۸۹، ۹۰
احسان لاتعد ہیں یوں تو ترے خدایا!	لیکن عجب کرم ہے' طیبہ مجھے دکھایا	۹۱، ۹۲
اتنا قسمت نے ناسپاس کیا	حکمِ سرکار ﷺ کا نہ پاس کیا	۹۳، ۹۴
جو سوائے نعت کے' کچھ بھی لکھا کرتا نہیں	کیا عمل سے اپنے سامانِ وفا کرتا نہیں	۹۵، ۹۶
پا جائیں بار میری جو کج مج بیانیاں	ہوں گی فقط حضور ﷺ کی یہ مہربانیاں	۹۷، ۹۸
مرا رشتہ ہے خاکِ شہرِ سرور ﷺ سے عقیدت کا	یہ شفقت ہے پیمبر ﷺ کی' کرم مجھ پر ہے قدرت کا	۹۹، ۱۰۰
ذروں میں اس کے پائی ہیں غم خواریاں بہت	گلیاں مجھے مدینے کی ہیں پیاریاں بہت	۱۰۱
آقا ﷺ کو دل کے اندر موجود جانتے ہیں	ہم لوگ اسی میں اپنی بہبود جانتے ہیں	۱۰۲

نعت

اک نشاں بے نشان سے نکلا
طیبہ میں آن بان سے نکلا

جو درودِ رسول ﷺ پڑھتا رہا
کامیاب امتحان سے نکلا

حرف تھا وہ خدائے برتر کا
جو نبی ﷺ کی زبان سے نکلا

کون ہے وہ سوائے آقا ﷺ کے
جو زمان و مکان سے نکلا

وہ خدا ہیں' نہ ہم سے بندے ہیں
راستا درمیان سے نکلا

چھپا کر مدیحِ سرور ﷺ میں
طائرِ روح جان سے نکلا

سیدھا جاؤں گا اُن ﷺ کی خدمت میں
جب بھی مَیں اِس جہان سے نکلا

ہم رکابی میں جبرئیلؑ رہا
سیر کو کوئی شان سے نکلا

ذکرِ صَلِّ عَلیٰ وہاں بھی تھا
گُودا جب اُستخوان سے نکلا

فضلِ رب سے، نبی ﷺ کی شان میں تھا
شعر جو بھی زبان سے نکلا

جس نے کچھ کم درودِ پاک پڑھا
وہ مِرے خاندان سے نکلا

جس کو محمود جان پیاری تھی
عشق کی داستان سے نکلا

☆☆☆

تیر جو اس کمان سے نکلا (میرؔ)

نعت

دیر تھی صِرف پیمبر ﷺ کے نظر کرنے کی
پُوری خواہش ہُوئی طَیبہ کو سفر کرنے کی

اُن ﷺ کی پہچان کی خاطِر ہوئے عالَم تخلیق
یہ تگ و دَو تھی زمانے کو خبر کرنے کی

پڑھ کے سیرت نہ مَیں کیوں نعت پہ مائل ہوتا
چشمِ حیراں کو ضرورت جو تھی تر کرنے کی

مہر و مہ طَیبۂ اقدس کو سلامی دے لیں
اَصل اتنی ہے یہ سب شام و سحر کرنے کی

یادِ سرور ﷺ نے جو آنکھوں سے نکالا پانی
فکر تھی آب کو گویا کہ گُہر کرنے کی

قصرِ اشعار میں کیوں غیرِ پیمبر ﷺ آئے
کیا ضرورت ہے عمارت کو کھنڈر کرنے کی

نعت میں فنّی محاسن کا بڑا درجہ ہے
بات ہے دل پہ مگر اِس کے اثر کرنے کی

رات بھر یادِ نبی ﷺ میں تھا تو میری خواہش
رہی با دیدۂ تر آج سحر کرنے کی

اُس کے اظہار سے محمودؔ جھجکنا کیسا
ذکرِ سرکار ﷺ میں ہو بات اگر کرنے کی

☆☆☆

فکر ہے ماہ کو جو شہر بدر کرنے کی (میرؔ)

نعت

مرے سرکار ﷺ کے کوُچے کا جو بندہ گدا ہو گا
وہ وجہِ رشکِ شاہانِ زمانہ بن گیا ہو گا

ہمیں جب شافعِ روزِ جزا ﷺ کا آسرا ہو گا
تو پھر کیا ڈر، سرِ محشر ہمارا حشر کیا ہو گا

جہاں کے سب وسائل اپنے بس میں آ گئے ہوں گے
درودِ پاکِ سرور ﷺ بے بسی کو لے اُڑا ہو گا

فرشتے مجھ کو ویسے تو سلامی کس لیے دیتے
مرے لب پر نبی ﷺ کا نام جاری ہو گیا ہو گا

مفاہیم دَنَا پا کر، فَتَرْضٰی جس نے سمجھا ہے
حقیقت اُلفتِ محبوب ﷺ و رب کی پا گیا ہو گا

ادب سے جاں نکالی میری عزرائیلؑ نے جھک کر
کہیں پر میرا حرفِ نعت اُس نے پڑھ لیا ہو گا

جہاں میرے قَلَم پر آیا ہو گا ذکر آقا ﷺ کا
درودِ پاک تو مَیں نے لکھا ہو گا، پڑھا ہو گا
مَیں جب پہلے پہل پہنچا رسولِ پاک ﷺ کے در پر
ذرا سوچو، اثر کیا رُوح پر میری ہُوا ہو گا
عمل محمودؔ کے جیسے بھی ہیں، اُمّیدِ واثق ہے
شَفاعت آقا و مولا ﷺ کی پا کر وہ رہا ہو گا

☆☆☆☆☆

نعت

ریاضِ جنّتِ سرکار ﷺ میں جو آ چُکا ہو گا
اسے خُلدِ بریں کے پتّے پتّے کا پتا ہو گا
جو کوئی تیسرا ہوتا وہاں تو دیکھ بھی لیتا
خدا جانے سرِ قَوْسَین کیا منظر رہا ہو گا
گماں یہ ہے، صحابہؓ کو بھی کچھ تعلیم دی ہو گی
سبق جو کچھ فَاَوْحٰی کا پیمبر ﷺ نے پڑھا ہو گا
جسے ہو افتخارِ اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ حاصل
مُحب اُس خُوش مُقدّر آدمی کا خُود خُدا ہو گا
درودِ پاک پڑھنے والا جب جنّت میں جائے گا
یہاں وہ کیا سَمجھ پائے گا، جو اُس کو عطا ہو گا
مدینے کی ہمیں باتیں سناتا رہ عقیدت سے
دعا دیں گے تجھے محمودؔ جا تیرا بھلا ہو گا!

☆☆☆☆☆

نعت

عظمتوں کی رعنائیں کیا کیا ہیں
رب کی اُن ﷺ پر عطائیں کیا کیا ہیں

لب پہ، دل میں، فضا میں، صفحوں پر
اُن کی مدحیں، ثنائیں کیا کیا ہیں

ہم بچیں گے، بچائیں جب آقا ﷺ
چار جانب بلائیں کیا کیا ہیں

طیبہ، افلاک اور عرشِ بریں
اُن کی دولت سرائیں کیا کیا ہیں

حشر کے روز نعتِ سرور ﷺ کی
کون جانے، جزائیں کیا کیا ہیں

میرے آقا ﷺ عطا ہیں اور مَیں ہُوں خطا
دیکھ لو انتہائیں کیا کیا ہیں

☆☆☆☆☆

جور کیا کیا، جفائیں کیا کیا ہیں (میرؔ)

نعت

ایسی شوکت تھی، وہ تجمُّل تھا
نامِ آقا ﷺ کا حشر میں غُل تھا

ہم نہ ہارے کسی بھی میداں میں
اُن کی رحمت پہ یوں توکُّل تھا

نورِ حق آ گیا جو دُنیا میں
ظلمتوں کا چَراغ تو گُل تھا

ساتھ میرے رہی خرد مندی
مجھ کو سرکار ﷺ سے توسُّل تھا

ہاتھ آیا مدینے کا کنکر
غور سے دیکھا تو زرِ گُل تھا

حشر میں سر پہ میرے، شکرِ خدا
سایۂ دستِ سرورِ گل ﷺ تھا

وہ تو بدبخت شخص تھا جس کو
وردِ صَلَوات میں تامُّل تھا
حشر میں میرا یہ تعارُف ہو
باغِ طَیبہ کا یہ بھی بُلبُل تھا
آپ ﷺ محمودؔ کو چُھڑا لائے
معصیت پیشہ گو یہ بِالکُل تھا

☆☆☆

جب جُنوں سے ہمیں توسّل تھا (میرؔ)

نعت

طُور پر وہ، یہ عرشِ اعلیٰ پر
عظمت آقا ﷺ کو یوں ہے موسیٰؑ پر
خوش ہُوا میرا خالق و مالک
اُن ﷺ کے اِفشا پر، اپنے اِخفا پر
ان کی تعلیم کا اثر دیکھو
ہے یقیں پختہ ربِّ یکتا پر
بخش دے گا ہم ایسوں کو بھی خُدا
حشر میں مصطفیٰ ﷺ کے ایما پر
سُوئی تک رات کو نظر آئی
نور ایسا تھا رُوئے زیبا پر
درِ سرکار ﷺ پر پہنچنے کو
مُرغِ تخئیل! اپنے پھیلا پَر

میرا فردوس کی طرف جانا
منحصر ہے تو اُن کے منشا پر

رب جو دیتا رہا مجھے توفیق
چلتا جاؤں گا راہِ طیبہ پر

اِس میں تشریف لائے تھے آقا ﷺ
کیوں نہ ہو افتخار کُٹیا پر

اُن کے در سے قُبا کو جاتے ہوئے
بوجھ کوئی نہیں ہے اعضا پر

میری تدفین ہو مدینے میں
مفتخر مَیں ہوں اِس تمنّا پر

وہ جریدہ ہے "نعت" ۔ لگتا ہے
خوش ہیں سرکار ﷺ اِس کے اجرا پر

خوف محشر کا دل میں کیا محمودؔ
جب بھروسا ہے اپنا آقا ﷺ پر

☆☆☆☆☆

پُشتِ پا ماری بس کہ دنیا پر (میرؔ)

نعت

خواہش رسائیِ درِ سرکار ﷺ کی ہے بس
مجھ کو نہیں ہے خلدِ بریں کی کوئی ہَوس

پہلے پہل نگاہیں چکا چوند آ گئیں
دیکھا جو میں نے مسجدِ سرکار ﷺ کا کلَس

جس وقت ہو تلاشِ مضامینِ نعت کی
طیبہ پہنچتا ہے مری تخیّل کا فَرَس

آنکھوں پہ میری ابرِ ندامت جو چھا گیا
ابرِ التفاتِ سرورِ کُل ﷺ کا پڑا بَرَس

مَیں اُن کی بارگاہ میں ہوں اِلتجا کُناں
فریاد رس ہیں میرے نبی ﷺ اور داد رس

پہنچے گا بارگاہِ رسولِ کریم ﷺ میں
توڑے گا طائرِ روح کا جب حُجلۂ قفس

کچھ لوگ، جانے کس طرح، اُن جالیوں کے ساتھ
رکھتے ہیں یہ تمنّا کہ کر لیں گے ہاتھ مَس

احسان کو تو بھُولنے والا نہیں ہُوں مَیں
ممنون ہے حضور ﷺ کا، میرا نفَس نفَس

آقا حضور ﷺ! زندگی آساں بنایئے
شورِ نشُور لگ رہا ہے شورِ ہر نفَس

چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی کھڑا ہو گیا ہے وہ
محمودؔ کو نہ کر سکے گا کوئی ٹس سے مَس

☆☆☆☆☆

اے ابرِ تر تُو اور کسی سمت کو برس (میرؔ)

نعت

یادِ رسولِ پاک ﷺ میں راتیں ہماریاں
جانِ حیات تھیں، نہ تھیں اخترؔ شماریاں

آقا ﷺ نے کب بتائے ملاقاتِ رب کے راز
اللہ رے! محبّتوں کی رازداریاں

شہرِ نبی ﷺ کا جن میں تصوُّر نہ بندھ سکا
گزری ہیں بعض راتیں تو ہم پر بھی بھاریاں

ہوتا ہے اُن میں صرف پیمبر ﷺ کا ذکرِ پاک
سنتے ہیں لوگ غور سے باتیں ہماریاں

کچھ بھی اگر محبّتِ سرکار ﷺ ہو ہمیں
حقُّ العباد میں نہ ہوں غفلت شعاریاں

سرکار ﷺ نے کرم کیا، دن اُس کے پھر گئے
جس نے بھی جاگ کر راتیں گزاریاں

شاید مرے گناہ اُنھی کے سبب دُھلیں
ذکرِ حضور ﷺ میں جو ہُوئیں اشکباریاں

کردار یہ کہیں نظر آتا نہیں ہمیں
ضربُ المثل صحابہؓ کی ہیں جاں نثاریاں

یہ سوچنا تو چاہیئے نعتِ حضور ﷺ میں
کام آئیں گی تعلّیاں یا انکساریاں

محمودؔ حالِ زار نبی ﷺ کو بتاؤں کیا
ان سے چُھپی ہوئی تو نہیں میری زاریاں

☆☆☆☆☆

مشہور ہیں دلوں کی مرے بے قراریاں (میرؔ)

نعت

جو ہم جانیں تو کیسے عظمتِ محبوبِ یزداں ﷺ کو
سمجھتے ہی کہاں ہیں دوستو! ہم لوگ قرآں کو

نہیں ہے داخلِ اسلام ہونا کھیل لفظوں کا
اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی لازمی ہے ہر مسلماں کو

جو احساں بعثتِ سرکار ﷺ کی صورت میں فرمایا
جتاتا ہے مسلمانوں پہ رب اُس ایک احساں کو

فَاَوْحٰی کے معانی پر مباحث مت کرو یارو!
عمومیّت نہ ملنی چاہیے اَسرارِ پنہاں کو

طوافِ روضۂ اقدس کرانا رب کی مرضی تھی
رکھا ثابت قدم جو گردشِ گردونِ گرداں کو

جہالت عام تھی پہلے بہیمیت تھی رقصندہ
سکھائی آدمیّت آقا و مولا ﷺ نے انساں کو

شبِ معراج سرکارِ جہاں ﷺ کا اک یہ پہلو ہے
کرائی سیر ہر اک چیز کی، خالق نے مہماں کو

قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ جب نعتِ نبی ﷺ ٹھہری
تو رضواں لے گیا جنّت میں خُود اُن کے ثنا خواں کو

سحابِ لطف و رحمت کو مرے گھر کی طرف بھیجا
نگاہوں میں رکھا سرور ﷺ نے میری چشمِ گریاں کو

اُنھی سے آس اور ارماں کی جب نسبت ہوئی قائم
قریب آنے نہیں دیتے ہیں آقا ﷺ یاس و حرماں کو

نہ مَیں ہاتھ آؤں گا لوگو جہنّم کے فرشتوں کے
قیامت میں اگر تھامے رکھا آقا ﷺ کے داماں کو

قریب آقا ﷺ کے روضے کے، اگر شُرطی پہنچنے دیں
مَیں جھاڑو کی طرح برتوں گا اُس جا اپنی مژگاں کو

فقط یہ شرط ہے مٹّی مدینے کی وہاں پر ہو
چلا جاؤں گا مَیں محمودؔ رضواں کے گلستاں کو

☆☆☆☆☆

فلک نے گر کیا رخصت مجھے سیرِ بیاباں کو (میرؔ)

نعت

کشتِ قلب و جاں کو جو بارانِ رحمت چاہیے
یادِ سرکارِ جہاں ﷺ میں سوز و رقّت چاہیے

ذکر ہو سرکار ﷺ کا جس میں، وہ جلوت چاہیے
یاد ہو سرکار ﷺ کی جس میں، وہ خلوت چاہیے

چاہیے آقا ﷺ کا ذکرِ پاک لب پر روز و شب
نعمتِ رب پائی ہے، تحدیثِ نعمت چاہیے

ہاتھ تو باندھے ہوئے ہوں، گر کرم درکار ہو
چاہیے ان کی شفاعت تو اطاعت چاہیے

دامن اُن کا دل سے یوں پکڑو کہ مانو حکم بھی
رنج و غم کے عہدِ حاضر میں جو راحت چاہیے

جس میں سوگند اُن کے شہرِ پاک کی کھائی گئی
عظمت ان کی دیکھنی ہو تو وہ آیت چاہیے

چاہیے وِردِ درودِ پاک میں اک التزام
حدّتِ محشر سے بچنے کے لیے چھت چاہیے

عاصی و خاطی کا، اُن کے در سے کسبِ فیض کو
سر جھکا ہو، آنکھ میں اشکِ ندامت چاہیے

اہلِ دنیا سے سروکار اِس لیے رکھتا نہیں
مجھ کو رب کا فضل، سرور ﷺ کی عنایت چاہیے

جائے اور ہو آئے شہرِ سرور و سرکار ﷺ سے
جس کسی بندے کو تسکینِ طبیعت چاہیے

تر زباں ہونے کو نعتِ پاک میں، محشر کے دن
ابروئے حسّانؓ کی مجھ کو اجازت چاہیے

ثروتِ ایماں سے مالا مال ہونا ہو اگر
الفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کی دولت چاہیے

جو مدینہ دیکھ آئے ہیں، ہٹی ان کی طلب
جتنے ہیں محروم اشخاص، ان کو جنّت چاہیے

دل کی تسکین و طمانینت ضروری ہے اگر
حاضری کی کوئی نہ کوئی تو صورت چاہیے

بندگانِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ میں ڈھونڈنا
جب کوئی دانندۂ اَسرارِ حکمت چاہیے

میرے آقا ﷺ کی ہر اک نسبت حیات افروز ہے
ہوں صحابہؓ یا کہ اہلِ بیتؓ، نسبت چاہیے

وہ درودِ پاکِ سرور ﷺ کا تعلُّق دار ہو
نیکیوں کی دوڑ میں جس کو بھی سبقت چاہیے

دیکھ لے سرکار ﷺ کے روضے کو جی بھر کر رشیدؔ
اِس کو عزرائیلؑ صاحب! اتنی مہلت چاہیے

☆☆☆☆☆

دل کے معمورے کی مت کر فکر، فرصت چاہیے (میرؔ)

نعت

جو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے فرد تھا
نام اس کا تھا اُویسؓ ، وہ مجذوب مرد تھا

جس وقت تک گیا نہ تھا مَیں شہرِ مصطفیٰ ﷺ
کُلفت تھی، رنج تھا، غم و اندوہ و درد تھا

دیدِ شفیعِ روزِ جزا ﷺ سے بدل گیا
فردِ عمل کو دیکھ کر جو رنگ زرد تھا

سرکار ﷺ آئے تو ہُوا اس کا مزاج نرم
میزان کا فرشتہ بہت گرم سرد تھا

سُکھ کا سبب ہے، دکھ کا مداوا وہ نام ہے
نامِ نبی ﷺ لیا تو ہر اک ذرّہ گرد تھا

گھیرے میں روشنی کے رہا اس کا ہر قدم
محمودؔ شہرِ نور کا جب رہ نوَرد تھا

☆☆☆☆☆

دل عشق کا ہمیشہ حریفِ نبرد تھا (میرؔ)

نعت

جو حبلِ معصیت میں تھا بندہ بندھا ہُوا
ایما حضورِ پاک ﷺ کا پا کر رِہا ہُوا

میرے دل و نگاہ پہ اس کا اثر پڑا
شہرِ نبی ﷺ کا جب بھی کہیں تذکرہ ہُوا

طیبہ میں جا کے مجھ پہ تو منظر یہی کھُلا
چوکھٹ پہ ایک جمگھٹا سا ہے لگا ہُوا

چھوٹے بڑے کھڑے نظر آتے ہیں جس جگہ
محبوبِ کبریا ﷺ کا وہ دولت کدہ ہُوا

شفقت درودِ پاک کے باعث ملی مجھے
ان سے لحد یا حشر میں جب سامنا ہُوا

خود اختیاری فقرِ نبی ﷺ کا کمال تھا
تختِ جلالت آپ کا اک بوریا ہُوا

وہ کامیاب ہو کے رہے گا، جو خوش نصیب
آئے گا طیبہ رب کا پتا پوچھتا ہُوا

اُس شخص کے نصیب میں گرنا نہیں لکھا
اسمِ حضور ﷺ جس کسی کا آسرا ہُوا

دربارِ رب میں اُس کو پذیرائی مل گئی
جو شخص بارگاہِ نبی ﷺ میں رسا ہُوا

فی الفور حل ہُوا وہ درودِ حضور ﷺ سے
پیدا کوئی جو میرے لیے مسئلہ ہُوا

"اپنا" گناہگار کو سرکار ﷺ نے کہا
میں نے جو یہ حدیث سُنی، حوصلہ ہُوا

علم اس کا بے پڑھے لکھے مدنی پہ ہو نثار
محمودؔ ہو کہیں کا بھی لکھا پڑھا ہُوا

☆☆☆☆☆

اک آن اس زمانے میں یہ دل نہ وا ہوا (میرؔ)

نعت

جاں جس نے اُن ﷺ کے نام پہ دی، وہ مَرا نہیں
اِس کے علاوہ اور کچھ رازِ بقا نہیں

منزل کہاں، اگر پتا کچھ راہ کا نہیں
رب کا کہاں ہُوا کہ جو اُن کا ہُوا نہیں

رتبہ بڑا کسی کو بھی اُن سے ملا نہیں
اَسرارِ کائنات پھر کیا اُن پہ وا نہیں

مومن ہو یا نہیں ہو، یہ تم خود ہی دیکھ لو
الفت حضورِ پاک ﷺ سے تم کو ہے یا نہیں

طاعت نبی ﷺ کی جبکہ اطاعت خدا کی ہے
رب کا وہ کیسے ہو گیا، جو آپ ﷺ کا نہیں

جھکتا ہے سر جہاں پہ ہر روشن ضمیر کا
کیا وہ مِرے حضور ﷺ کا دولت کدہ نہیں

کیسے بچے گا پرسشِ روزِ حساب سے
ہونٹوں پہ جس کے دوستو! صوتِ ثنا نہیں

قائل ہیں ہم محبّتِ ربّ و رسول ﷺ کے
کیا وہ خدا نہیں، یہ حبیبِ خدا ﷺ نہیں

محمودؔ شکوہ رب سے تو کرتے رہے ہیں سب
لیکن کسی کو اُس کے نبی ﷺ سے گِلہ نہیں

☆☆☆☆☆

لذّت سے درد کی، جو کوئی آشنا نہیں (میرؔ)

نعت

طَیبہ کی سمت ایسے میرا گزر رہے ہے
خم میرا سر رہے ہے اور چشم تر رہے ہے

رب بھی وہی کہے ہے، سرکار ﷺ جو کہیں ہیں
آقا ﷺ جدھر رہے ہیں، رب بھی اُدھر رہے ہے

سرکار ﷺ کے کرم پر ہم کو یقیں ہے کامل
وہ اور ہیں کہ جن کو دوزخ کا ڈر رہے ہے

وردِ درود ہی سے حل مُشکلیں ہوئی ہیں
دیکھا یہی کہ نسخہ یہ کارگر رہے ہے

محشر میں ہو گا بندہ رحمت کے سائباں میں
سرکار ﷺ کی ثنا میں جو عمر بھر رہے ہے

کردار کو سنوارو، اعمال کو نکھارو
ہر ایک شے کی اُن کو یارو! خبر رہے ہے

مَیں چند دن جو آقا ﷺ کے شہر میں رہوں ہُوں
کچھ ماہ تک تو مجھ پر اِس کا اثر رہے ہے

جب تر زباں رہے ہے مدحِ نبی ﷺ میں احقر
احباب و اقربا میں بھی معتبر رہے ہے

ضامن حضور ﷺ اُس کی بخشش کے آپ ہوں گے
طَیبہ کی سرزمیں پر جو شخص مَر رہے ہے

اللہ جانتا ہے، محمودؔ کس طرح سے
شہرِ نبی ﷺ کی جانب گرمِ سفر رہے ہے

☆☆☆☆☆

جب رونے بیٹھتا ہوں، تب کیا کسر رہے ہے (میرؔ)

نعت

اُس سرزمیں پہ کیسا خدا کا کرم ہُوا
طَیبہ قدُومِ سرورِ دیں ﷺ سے حرم ہُوا

اُس کی بلندیوں کو نہ پائے گا آسماں
سر جس کا پیشِ روضۂ سرکار ﷺ خم ہُوا

بارانِ التفاتِ پیمبر ﷺ بَرَس پڑی
ہجرِ نبی ﷺ میں دیدہ اگر میرا نم ہُوا

خاکِ مدینہ کے وہ مماثل نہ ہو سکے
باغِ جہاں ہُوا، کہ وہ باغِ اِرم ہُوا

کندہ جو ہو گیا ہے سرِ عرش و لامکاں
میرے حضورِ پاک ﷺ کا نقشِ قدم ہُوا

گر الفتِ حبیبِ خدا ﷺ قلب میں نہ ہو
کیا فرق ہے، وجود ہُوا یا عدم ہُوا

مدحِ رسولِ پاک ﷺ کی جس کو خوشی ملی
اُس کو یہاں وہاں نہ کوئی ہمّ و غم ہُوا

دل سے جو اُن کے نام کی میں نے دُہائی دی
لطفِ نبیؐ ہر دو جہاں ﷺ ایک دم ہُوا

پندرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں نعت کو
وصف ایک بھی کسی سے نہ اب تک رقم ہُوا

محمودؔ اُن کا حکم رواں ہے جہاں تہاں
زیرِ نگیں ہے اُن کے، عرب یا عجم ہُوا

☆☆☆☆☆

سمجھے تھے میرؔ ہم کہ یہ ناسُور کم ہوا (میرؔ)

نعت

میں نے جب اُن کو اِستلام کیا
میرے آقا ﷺ نے اِبتسام کیا

انبیاءؑ نے جنھیں امام کیا
ان کو محمودؔ نے سلام کیا

فرد ہے احترام کے قابل
جس نے آقا ﷺ کا احترام کیا

نام لیواؤں، خوش نصیبوں نے
وردِ صَلَوات صبح و شام کیا

چند نعتیں اُسے سنا ڈالیں
ہم نے رِضواں کو ایسے رام کیا

چُن کے سب طاسینِ اُمّت سے
شکرِ آقا ﷺ، مجھے غلام کیا

جب چلا مصطفیٰ ﷺ کے رستے پر
گویا میں نے بھی کوئی کام کیا

خود خدائے عزیز نے میرا
طیبہ جانے کا انتظام کیا

ہر مہینے درودِ سرور ﷺ کو
ہم نے حلقے کا اہتمام کیا

کیا مقام آپ ﷺ کا بیاں ہو رشیدؔ
آپ نے عرش پر خرام کیا

☆☆☆☆☆

کام پل میں ترا تمام کیا (میرؔ)

نعت

جونہی پہنچی فریاد خیرُ البشر ﷺ تک
شبِ غم رسا ہو گی میری سحر تک

محبانِ سرکار ﷺ کی بات کیا ہے
اشاروں پہ چلتے ہیں شمس و قمر تک

اگر نخلِ اُنسِ نبی ﷺ تُو نے بویا
ترے ہاتھ پہنچیں گے فوراً ثمر تک

نگاہِ نبی ﷺ ملتفت اس قدر ہے
رسائی مری آہ کی ہے اثر تک

طفیلِ درودِ پیمبر ﷺ، خدا کا
کرم مجھ تک آیا ہے اور میرے گھر تک

ہمیں رستہ جَآءُوْكَ نے یہ دکھایا
پہنچنا ضروری ہے آقا ﷺ کے در تک

نبی ﷺ اُس کی بھی دستگیری کریں گے
دَھنسا ہو جو قعرِ ضلالت میں سر تک

ہمیں اپنے بارے میں بھی کیا پتا ہے
رسائی ہے سرکار ﷺ کی ہر خبر تک

ورا اس سے پائیں نگاہیں نبی ﷺ کی
جو دیکھیں کبھی ہم حدودِ نظر تک

مَیں محمودؔ کیوں گُن نہ گاؤں نبی ﷺ کے
ہیں ممنونِ احسان قلب و نظر تک

☆☆☆☆☆

رلیا چہرہ دستی سے گر میرؔ سر تک (میرؔ)

نعت

انبیاءؑ کی مثال ہے کچھ اور
مُصطفیٰ ﷺ کا کمال ہے کچھ اور

دُنیوی راحتیں الگ کچھ ہیں
رحمتِ ذوالجلال ہے کچھ اور

تم وصالِ مجاز دیکھتے ہو
پر دَنَا کا وصال ہے کچھ اور

دیکھے لوگوں نے کج کُلاہ بہت
لیکن اُن ﷺ کا بلالؓ ہے کچھ اور

صِرف جنّت کی خواہشیں کیا ہیں
نعت گو کا مآل ہے کچھ اور

یُوسفستاں تو آپ دیکھ چکے
پر نبی ﷺ کا جمال ہے کچھ اور

دُوری رب اور نبی ﷺ میں ٹھہرائیں
لیکن اپنا خیال ہے کچھ اور

فخر نظم و غزل پہ کرتے ہیں
پر سخن میں کمال ہے کچھ اور

حاجتوں ہی کی صرف بات نہیں
اُن ﷺ سے میرا سوال ہے کچھ اور

ہم نے مدحِ رسولِ حق ﷺ چاہی
گو زمانے کی چال ہے کچھ اور

ماضی روشن کیا تھا سرور ﷺ نے
اپنا محمودؔ حال ہے کچھ اور

☆☆☆☆☆

شیخی کا اب کمال ہے کچھ اور (میر)

نعت

ہر سال طیبہ جاؤں، یہ ہے مختصر خیال
یہ معتبر خیال ہے، یہ دیدہ ور خیال

طیبہ نہ جائے تو مرا جائے کدھر خیال
دل جس طرف کو ہو گا، رہے گا اُدھر خیال

احسان مند اس کا نہ کیسے رہا کروں
لاتا ہے روز شہرِ نبی ﷺ کی خبر خیال

اِس باب میں تو اب وہ کبھی چُوکتی نہیں
رکھتی ہے ان کی یاد کا یوں چشمِ تر خیال

چُھٹکارا اپنا ہو نہ سکے گا کسی طرح
سرکار ﷺ ہی کریں گے نہ محشر میں گر خیال

محمودؔ کر توجّہ اِطاعت کی سمت بھی
سرکار ﷺ تو کریم ہیں، کچھ تُو بھی کر خیال

☆☆☆☆☆

کیسا چمن، اسیری میں کس کو ادھر خیال (میرؔ)

نعت

گھر سے طیبہ کو جو نکلتے ہیں
رنج سب اُن کے سر سے ٹلتے ہیں

جن میں غیرِ نبی ﷺ کی مدحت ہو
مجھ کو اشعار ایسے کھلتے ہیں

جو درودِ نبی ﷺ نہیں پڑھتے
قبر میں جا کے ہاتھ مَلتے ہیں

سایوں سے واسطہ نبی ﷺ کا نہیں
یہ سکڑتے ہیں اور ڈھلتے ہیں

گھٹتا ہے دم زمینِ دنیا کا
جب نبی ﷺ سوئے عرش چلتے ہیں

طیبہ جا کر رشید نے دیکھا
چشمے اِخلاص کے اُبلتے ہیں

☆☆☆☆☆

سوزشِ دل سے مفت گلتے ہیں (میرؔ)

نعت

جو حرف لکھ چکا ہوں مَیں دل کی کتاب میں
وہ پیش ہو چکے ہیں نبی ﷺ کی جناب میں

میں نے یہ فرق دیکھا ہے دونوں کے باب میں
سرکار ﷺ سامنے ہیں تو خالق حجاب میں

تھے اور بھی رُسُل مگر رب نے حبیب ﷺ
یَا اَیُّہَا الرَّسُوْل کہا ہے خطاب میں

حاجت ہی داد کی نہیں رہتی کسی طرح
ہو جائے نعت پیش جب اُن ﷺ کی جناب میں

خدمت میں کیوں بُلا نہیں لیتے نبی ﷺ مجھے
مَیں کس لیے پڑا ہوں جہانِ خراب میں

سرکار ﷺ کے کرم سے فرشتے نشور کے
گنتی ہی بھول جائیں گے یوم الحساب میں

آنکھیں دُرُشت ہو گئیں، غائب مَرَض ہوئے
پائے گئے ہیں معجزے اُن ﷺ کے لعاب میں

لطفِ رسولِ پاک ﷺ سَدا پُرفشاں رہا
آقا ﷺ کریم ہی رہے ہیں میرے باب میں

مجموعے جتنے نعت کے، محمودؔ نے لکھے
کوئی نہ کوئی بات رہی انتساب میں

[illegible] ﷺ کا التفات اگر ہو تو کیوں پڑے
محمودؔ بھی حسابِ ثواب و عذاب میں

☆☆☆☆☆

آیا کمال نقص ،مرے دل کی تاب میں (میرؔ)

نعت

جب نعت کہہ رہا ہوں تو دوزخ کا ڈر نہیں
ترکیب میری دیکھ لو کیا کارگر نہیں

کیا چیز ہے کہ جو نہیں اُن کی نگاہ میں
کیا بات ہے کہ جس کی نبی ﷺ کو خبر نہیں

کہتا ہے کون، رُویتِ باری کے بعد بھی
آقا ﷺ کی چشمِ پاک حقیقت نگر نہیں

کیسے سمجھ سکو گے مقامِ حضورِ پاک ﷺ
محدود کیا تمھاری حُدُودِ نظر نہیں

مطلب تو یہ بھی ہے کہ عمل نیک چاہئیں
ہر اُمّتی کے حال سے وہ ﷺ بے خبر نہیں

فردِ عمل کو غیظ سے مت دیکھو قدسیو !
کیا اس میں مدحتِ شہِ والا گہر ﷺ نہیں

آنا تو تھا حضور ﷺ کو' جب جہل بڑھ چکا
کہتا ہے کون' آخرِ شب پر سحر نہیں

آوازۂ درود نہ اُبھرے جہاں سے روز
وہ جس کسی کا بھی ہو' مگر میرا گھر نہیں

پائے گا ابرِ لطفِ خدا کو تُو کس طرح
ذکرِ نبی ﷺ پہ چشم اگر تیری تر نہیں

لب پر مدیحِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ رہی
محشر کا خوف اور جہنّم کا ڈر نہیں

دنیا میں ہم ذلیل ہیں' رُسوا ہیں' خوار ہیں
احکامِ مصطفیٰ ﷺ کا جو ہم پر اثر نہیں

محمودؔ نعت میں ہے فقط وارداتِ دل
کچھ خیال آفرینیاں پیش نظر نہیں

☆☆☆☆☆

دامن پہ تیرے گرد کا کیونکر اثر نہیں (میرؔ)

نعت

جس پہ نبیؐ ہر دو جہاں ﷺ کی نظر نہ ہو
اُس شخص کو سکون کبھی عُمر بھر نہ ہو

راضی ہوں جس پہ آپ ﷺ' خدا اس پہ خوش رہے
آقا ﷺ نہ جس طرف ہوں' خدا بھی اُدھر نہ ہو

حَتّٰی اَکُوْن سے کُھلا' مومن نہیں ہے وہ
جس دل میں بھی محبّتِ خیرُ البشر ﷺ نہ ہو

ہوتا ہے ہم سے جو بھی کچھ اچّھا بُرا عمل
ممکن ہی کب ہے' میرے نبی ﷺ کو خبر نہ ہو

ہم نے تو آج تک یہ کسی سے سُنا نہیں
طیبہ میں جو دعا ہو' اُسی کا اثر نہ ہو

اتنا بھی سنگ دل نہ کوئی ہو کہ دوستو
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں بھی چشم تر نہ ہو

محشر میں رُستگاری ملے اُس کو کس طرح
جس شخص پر کریم نبی ﷺ کی نظر نہ ہو

ڈھل جائے زندگی مری دوزخ کی شکل میں
لطفِ حضور ﷺ حال پہ میرے اگر نہ ہو

محمودؔ اس گمان میں جائے گا خلد کو
یہ بھی کہیں مدینے ہی کی رہ گزر نہ ہو

محمودؔ کی دعا ہے کہ نعتِ نبی ﷺ کہے
اس کے علاوہ اور کوئی بھی ہنر نہ ہو

☆☆☆☆☆

نالہ مرا اگر سببِ شور و شر نہ ہو (میرؔ)

نعت

رب نے محبوب ﷺ کی بڑائی کی
شان ایسی ہے مُصطفائی کی

ہم نے سرکار ﷺ پر درود پڑھا
گویا خالق کی ہم نوائی کی

شعبہ ہائے حیات جتنے ہیں
ان میں آقا ﷺ نے رہنمائی کی

کی نہ الفت جو اُن کی عترت سے
گویا آقا ﷺ سے بے وفائی کی

رب نے خوشنودی آپؐ کی چاہی
کیفیت ہے یہ آشنائی کی

دوری طیبہ سے گیارہ ماہ کی ہے
انتہا صبر آزمائی کی

دل گرا میرا گویا کٹ کٹ کر
آ گئیں گھڑیاں جب جُدائی کی

خاکِ طیبہ مجھے بلا لے گی
ہے کشش اس میں کہربائی کی

حشر میں مَیں نے رُوبرُوئے خدا
نعت میں زمزمہ سرائی کی

ان کی نعتوں میں کیف کیا محمودؔ
جن کو عادت ہے خود ستائی کی

☆☆☆☆☆

ہم نے بھی طبع آزمائی کی (میرؔ)

نعت

آقا ﷺ نے اک نگاہ جو کی التفات کی
مَیں نے انھی کی بات کی، اور تا حیات کی

مَیں مدحِ مصطفیٰ ﷺ سے نہ باز آؤں گا کبھی
کی شعر میں، تو مَیں نے یہی ایک بات کی

الفاظ جس میں صَرف ہوں مدحِ رسول ﷺ کے
حاجت رہی ہمیشہ مجھے اس لُغات کی

آقا حضور ﷺ اس پہ نگاہِ کرم کریں
عاصی کی اک یہی تو ہے صُورت نجات کی

پڑھتا ہے تو درود پیمبر ﷺ پہ، یا نہیں
تفریق صرف یہ ہے حیات و ممات کی

تشریف لائے میرے نبی ﷺ جب جہان میں
جاری تھی پُوجا کعبے میں لات و منات کی

جس دن نہ اپنی نعت سے وابستگی رہی
تاریخ سمجھو وہ ہے ہماری وفات کی

فضلِ خدا سے پیرہنِ شعر و نثر میں
تبلیغ مَیں نے کی ہے سلام و صلوٰۃ کی

وہ جائے شہرِ آقا و مولا ﷺ میں بار بار
فرمائیں جس کسی پہ نظر التفات کی

زمزم ہے اور آبِ مدینہ ہے دستیاب
محمودؔ آرزو نہیں آبِ حیات کی

☆☆☆☆☆

غم سے یہ راہ میں نے نکالی نجات کی (میرؔ)

نعت

مرے سرور ﷺ کا ثنا گر جو سخنور نکلا ۸
نغزِ گویانِ زمانہ میں قد آور نکلا

طالعِ خورشیدِ سحر شہرِ نبی ﷺ میں دیکھا ۸
دے کے قدموں کو سلامی شہِ خاور نکلا

عصرِ مغرب کو کیا مہر نے شہ ﷺ کی شہ پر ۶
چاند بھی آپ ﷺ کے بچپن کا مسخّر نکلا

چومتے جاتے ہیں سب طوفِ حرم میں جس کو
لمسِ سرکار ﷺ سے مملُو وہی پتّھر نکلا

دیکھا سب لوگوں نے منظر یہ بہ چشمِ حیرت
شان سے ان کا ثنا خواں سرِ محشر نکلا

جس جگہ پڑھتے ہیں سرکار ﷺ پہ سب لوگ درود
فضلِ خلّاقِ جہاں سے وہ مرا گھر نکلا

میں کہ دنیا کے حوالے سے تو بے زر ہی تھا
مدحتِ سرورِ عالم ﷺ میں تونگر نکلا

پہنچا سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کے در پر، جب بھی
سرحدِ مُلکِ خداداد سے احقر نکلا

لکھا محمودؔ بہت ان کی ثنا میں، لیکن
نعت گویانِ پیمبر ﷺ میں مَیں کمتر نکلا

☆☆☆☆☆

رہبر کی تجھ سے توقع تھی، ستمگر نکلا (میرؔ)

نعت

اُنسِ حضور ﷺ قلب میں جس کے مکیں نہیں
وہ شخص بھی ہے حاملِ ایماں؟ نہیں نہیں

چرچا ہے قدسیانِ فلک میں بھی نعت کا
ذکرِ حبیبِ رب ﷺ کہاں وجد آفریں نہیں

رحمت نبی ﷺ ہیں سارے جہانوں کے واسطے
یوں مستفیدِ لطف صرف اہلِ زمیں نہیں

زوّارِ طیبہ! کہنا خدا لگتی، دیکھنا
ہر ذرّۂ زمینِ مدینہ حسیں نہیں!

دیکھو اُٹھا کے لوگو! احادیث کی کُتُب
جو قول بھی نبی ﷺ کا ہے، کیا دلنشیں نہیں!

پوچھا کہ بعد اُن ﷺ کے، نبی آئے گا کوئی
آواز آئی عرشِ بریں سے "نہیں نہیں"

دل میں ہے حُبِّ سرورِ کونین ﷺ ضَوفگن
فضلِ خدا سے خواہشِ تاج و نگیں نہیں

یہ آسماں بھی ہے، یہ بہشتِ بریں بھی ہے
یہ صرف شہرِ سرورِ دیں ﷺ کی زمیں نہیں

عاصی تو ہُوں، مگر نہ ڈرا حشر سے مجھے
ہوں گے نبی ﷺ وہاں تو سزا کا یقیں نہیں

اِسرا میں کیا ہے رُویتِ جبریلؑ کا سوال
کیا ہم رکاب آپ ﷺ کے رُوحُ الامیںؑ نہیں!

مت کرنا تم صحابہؓ کی تکریم میں کمی
ان ﷺ کے قریں جو ہیں، وہ کیا رب کے قریں نہیں

محمودؔ! بدنصیب ہیں، جن کی نگاہ میں
اعزاز مدحتِ شہِ دنیا و دیں ﷺ نہیں

☆☆☆☆☆

کوئی نہیں جہاں میں جو اندوہ گیں نہیں (میرؔ)

نعت

نبی ﷺ نے دیے طالحوں کو دلاسے
یہ توفیق اُن کو ملی کبریا سے

خدا سے نہ کچھ واسطہ ہو سکے گا
محبّت نہیں گر حبیبِ خدا ﷺ سے

خدا کی طرف سے، پیمبر ﷺ کو میرے
فضیلت ملی دوسرے انبیاءؑ سے

ملی سربلندی جہاں میں کہ جس کو
محبّت رہی آپ ﷺ کے نقشِ پا سے

شفا یابیوں کی عنایت کی خاطر
نوازے گئے تھے بُصیریؒ ردا سے

خوشی سے نہ پھولے سمائیں گے کیونکر
ہُوا ذکرِ سرکار ﷺ ما و شما سے

محبّت جو سرکار ﷺ سے دائمی ہے
علاقہ ہے دیرینہ صوتِ ثنا سے
عقیدت نہیں میری ہنگامی، وقتی
مَیں ہُوں نام لیوا نبی ﷺ کا سدا سے
مجھے صرف سرکار ﷺ کا آسرا ہے
تعلّق نہیں ہے کوئی ماسوا سے
جو مانگا ہے میں نے، وہ آقا ﷺ سے مانگا
جو پایا ہے، پایا ہے وہ مصطفیٰ ﷺ سے
سلامِ ارادت مدینے کو لے جائے
یہ ہے التجا میری بادِ صبا سے
نہ تھا کوئی محمودؔ آقا ﷺ سے پہلے
سناؤں اگر داستاں ابتدا سے

گئے جی سے، چھوٹے بتوں کی جفا سے (میرؔ)

☆☆☆☆☆

نعت

دوست اِک جو سُوئے شہرِ آقا و مولا ﷺ گیا
ساغرِ صبر و تحمّل کو مرے، چھلکا گیا
وہ خداوندِ تعالیٰ کی نظر میں آ گیا
جو مقدّر کا دُھنی بطحا گیا، طیبہ گیا
اپنے عصیاں پر مدینے میں جو مَیں شرما گیا
رحمتِ خلّاقِ ہر عالم کو بھی جوش آ گیا
ایک معنیٰ میں تخصّص اک ہے یہ معراج کا
عرش پر کوئی تو رب کو دیکھنے والا گیا
علم ہو گا قادرِ مُطلق کو، جس کا کام ہے
کون جانے، میرے آقا ﷺ کا کہاں سایہ گیا
اس کی مشہورِ زمانہ ہو گئی داد و دہش
ان ﷺ کے در سے ایک ٹکڑا بھی جو کوئی پا گیا

سدرہ کی منزل پہ رُکنے کی اہمیّت سمجھ
پردہ اَسرارِ حقائق سے کوئی سَرکا گیا

کیوں مقدّر کا دُھنی سمجھوں نہ اپنے آپ کو
نعت گو ہونا مِری تقدیر میں لکّھا گیا

خُلد کب اَعمال کے بل پر مِری قسمت میں تھی
رب پیمبر ﷺ کی سِفارش پر کرم فرما گیا

آج مَیں ماں باپ کی تعلیم سے ہوں نعت گو
الفتِ آقا ﷺ کا دل میں نخل یوں بویا گیا

خاکِ طیبہ نے نہ پکڑا مجھ کو چودہ مرتبہ
یہ اگر صورت رہی ۔ محمودؔ تو مارا گیا

☆☆☆☆☆

تیغ کی اپنی صفت لکھتے جو کل وہ آ گیا (میرؔ)

نعت

جو لپکی جبیں اُن ﷺ کے در کی طرف
تو رُخ رات کا تھا سحر کی طرف

خدا کی طرف ہیں پیمبر ﷺ مِرے
تو خالق ہے خیرُ البشر ﷺ کی طرف

ملیں جس کو ذرّاتِ شہرِ نبی ﷺ
نہ دیکھے وہ لعل و گُہر کی طرف

ظہورِ پیمبر ﷺ ہُوا اس طرح
عنایت کا رُخ تھا بشر کی طرف

نظر آئے دنیا کو دو معجزے
جو انگشت اُٹھّی قمر کی طرف

جو رُخ اپنا طیبہ کی جانب نہیں
ہے بدقسمتی سے ضرر کی طرف

جسے طیبہ کو اذنِ پرواز ہو
توجّہ نہ دے بال و پر کی طرف

مدینے رسا لازماً ہو گے تم
بڑھاؤ قدم رہگزر کی طرف

رُخِ قلب شہرِ پیمبر ﷺ کو ہے
جبیں میری ہے رب کے گھر کی طرف

جو مُنہ موڑا آقا ﷺ کے احکام سے
چلے ہم یقیناً ضرر کی طرف

☆☆☆☆☆

جو دیکھو مرے شعرِ تر کی طرف (میرؔ)

نعت

میرے ہونٹوں پہ جو لکیر ہوئے
حرفِ مدّاحیٔ بشیر ﷺ ہوئے

پایا سرمایہ اُن کی الفت کا
اِس حوالے سے ہم امیر ہوئے

پاؤں چُھو کر مرے پیمبر ﷺ کے
لوگ گویا ستارہ گیر ہوئے

جب پیمبر ﷺ کے اُمّتی ٹھہرے
ہر طرح ہم کرم پذیر ہوئے

جب وہاں بھی زباں پہ نعتیں تھیں
تو نہ محشر میں بھی اسیر ہوئے

دیکھا ایمان کی نظر سے اُنھیں
تو سب اصحابؓ بے نظیر ہوئے

اُمّتی ان ﷺ کے جس جگہ بھی گئے
دینِ اسلام کے سفیر ہوئے

جو بِالآخر مدینے جا پہنچے
لوگ وہ آسماں سریر ہوئے

لکھیں اُن کی زمین میں نعتیں
رہنما اپنے اب کے میرؔ ہوئے

لطفِ آقا ﷺ ہُوا تو پھر محمودؔ
"نعت" کے ناشر و مُدیر ہوئے

☆☆☆☆☆

ہم ہوئے، تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے (میرؔ)

نعت

گیت مجھ کو نبی ﷺ کے گانے ہیں
شعر اِس کے لیے بہانے ہیں

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ حقیقت ہے
باقی دنیا کے سب فسانے ہیں

در پہ بیٹھے ہیں سرورِ کُل ﷺ کے
کتنے دریوزہ گر سیانے ہیں

اپنی محدود ہیں تمنّائیں
اور اُن ؐ کے بھرے خزانے ہیں

ہو تحفُّظ حضور ﷺ اُمّت کا
برق کی زد پہ آشیانے ہیں

عرض محمودؔ کیا کروں اُن سے
دل کی باتیں حضور ﷺ جانے ہیں

☆☆☆☆☆

کرتے ہیں جو کہ جی میں ٹھانے ہیں (میرؔ)

نعت

خدا کی ذات سے سب ماورائیاں دیکھیں
نہ ہم نے رب کی نبی ﷺ سے جُدائیاں دیکھیں

حضورِ پاک ﷺ کا فرمان "طَالِعُ لِّیْ" ہے
کہاں نبی ﷺ نے فقط پارسائیاں دیکھیں

نگاہِ لطف و عنایات و رحم کرتے ہوئے
کبھی نبی ﷺ نے نہ میری بُرائیاں دیکھیں

جہان بھر میں خدا نے ہمیں ذلیل کیا
رسولِ پاک ﷺ سے جو بے وفائیاں دیکھیں

حضور ﷺ آپ بھی راضی نہیں رہے ہم سے
ہماری کفر سے جو آشنائیاں دیکھیں

مَیں نعت کہتا ہوں دل سے، اسی لیے تو مری
کبھی کسی نے نہ محمودؔ خود نمائیاں دیکھیں

☆☆☆☆☆

جفائیں دیکھ لیاں، بے وفائیاں دیکھیں (میرؔ)

نعت

نبی ﷺ تشریف لائے جب جہاں میں
بہاریں لہلہا اُٹھیں خزاں میں

اُنھی کا یہ زماں ہے، یہ مکاں ہے
وہی ہیں لازمان و لامکاں میں

شبِ معراج کی جو روشنی ہے
نظر آتی رہے گی کہکشاں میں

رہیں گے حشر میں آقا ﷺ کے بندے
صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ کے سائباں میں

نظر پڑتی ہے جب روضے پہ اُن کے
تو آ جاتی ہے میری جان جاں میں

صدا دی جب کسی دریوزہ گر نے
جواب آقا ﷺ نے فرمایا ہے "ہاں" میں

مٹی اس کے عمل نامے کی کالک
جو آیا حشر میں اُن کی اماں میں

مِرے سرکار ﷺ ناواقف نہیں ہیں
کہے جو کچھ بھی تُو اپنی زباں میں

تھی طیبہ جانے کی پہلے بھی خواہش
نواسی[۸۹] میں اثر آیا فغاں میں

وہی مقبولِ درگاہِ نبی ﷺ ہے
ہو تیری عاجزی جس ارمغاں میں

سوا محمودؔ مدحِ مصطفیٰ ﷺ کے
رکھا ہی کیا ہے میری داستاں میں

☆☆☆☆☆

نہ نکلا دُوسرا ویسا جہاں میں (میرؔ)

نعت

آغاز حمد سے ہو یہ ہے ابتدائی بات
مدحِ نبی ﷺ ہے ارتقائی انتہائی بات

ذکرِ رسولِ محترم ﷺ ہے غم رُبائی بات
ہر بار اِس حوالے سے میں نے اُٹھائی بات

ایسا نہ تھا کہ میری طرف دیکھتا کوئی
نعتِ رسولِ پاک ﷺ نے میری بنائی بات

سرکار ﷺ نے دیا ہے سَبَق یہ کہ سچ کہوں
یوں روکتا نہیں ہوں کبھی مُنہ پہ آئی بات

مدحِ نبی ﷺ میں میری مدد ہے فروتنی
اس باب میں نہ مجھ سے ہُوئی خود ستائی بات

پہنچا مَوَاجِہَہ پہ جو لے کر سرِ نیاز
کچھ کہنا چاہا مَیں نے تو مجھ کو نہ آئی بات

پہلے دیا اُنھیں چچا حمزہؓ کا واسطہ
اس طرح میں نے آقا ﷺ سے اپنی چلائی بات

اسمِ نبی ﷺ کے وِرد سے حل مُشکلیں ہوئیں
جس جس نے بھی خلوص سے یہ آزمائی بات

ذکرِ مدینہ سُن کے مَیں کھِنچتا چلا گیا
طَیبہ کی بات مجھ کو ہوئی کہرُبائی بات

مقبولِ بارگاہِ حبیبِ خدا ﷺ ہُوئی
محمودؔ مَیں نے جب بھی کی ہے التجائی بات

☆☆☆☆☆

ہوتی ہے گرچہ کہنے سے یارو پرائی بات (میرؔ)

نعت

آقا ﷺ کے سوا قلب میں کچھ اور نہیں تھا
یوں عاصی و خاطی بھی درخشندہ جبیں تھا

اب کوئی نبیؑ کوئی صحیفہ نہیں باقی
جو آخری پیغام تھا، قرآنِ مبیں تھا

مطلوب تھا محبوب ﷺ کو جب پاس بلانا
جو رب کا فرستادہ تھا، جبریلِ امیں تھا

اللہ تو تھا، اُس نے نبی ﷺ کو بھی بلایا
کیا کوئی ملائک میں سے بھی ان کے قریں تھا؟

یکتائی و یک جائیِ اِسرا بھی عجب تھی
سرکار ﷺ وہیں تھے، مرا خالق بھی وہیں تھا

سرکار ﷺ نے باغ اُس کا کئی بار دکھایا
پہلے تو مَیں ناواقفِ فردوسِ بریں تھا

جو جان کے دشمن تھے، جو دِیں کے تھے مخالف
اُن میں بھی لقب آپ ﷺ کا صادِق تھا، امیں تھا
آقا ﷺ کی احادیث سے ہے یہ محقّق
سرکارِ دو عالم ﷺ جو نہ تھے، کچھ بھی نہیں تھا
آ جائے گا اِس بار بھی طیبہ سے بُلاوا
آقا ﷺ کے حوالے سے یہی مجھ کو یقیں تھا
محمودؔ مجھے حشر میں آقا ﷺ نے بچایا
اِس باب میں ناصِر جو مرا حُسنِ یقیں تھا

☆☆☆☆☆

کیا مَیں بھی پریشانیِ خاطر کے قریں تھا (میرؔ)

نعت

اگرچہ دعویٰ نہ تھا کوئی پارسائی کا
درِ نبی ﷺ پہ ملا موقع جُبّہ سائی کا
درود جاری ہے ہر وقت میرے ہونٹوں پر
ملا ہے مرتبہ خالق کی ہم نوائی کا
کشش مدینے کی ہر سال کھینچ لیتی ہے
یہ طُرفہ سلسلہ دیکھا ہے کہربائی کا
پکڑ کے لے چلے دوزخ کی سمت جب مجھ کو
بنیں گے واسطہ سرکار ﷺ ہی رِہائی کا
نبیؐ الانبیاء ﷺ کا اُمّتی وہ کیسا ہے
نہ جس کو رنج رہے طیبہ نارسائی کا
رہا ہے نعت میں محمودؔ عاجزی کا خیال
گناہگار نہیں ہُوں مَیں خودِ ستائی کا

☆☆☆☆☆

طریق خوب ہے آپس میں آشنائی کا (میرؔ)

نعت

کبھی جو مَیں نے مصیبت میں اُن کا نام لیا
تو گرتے گرتے مجھے مصطفیٰ ﷺ نے تھام لیا

خدا نے آپ ﷺ کو اعلیٰ تریں مقام دیا
خدا سے آپ ﷺ نے اعلیٰ تریں مقام لیا

بلند بخت ہے بے شُبہہ فرد وہ' جس نے
نبی ﷺ کا اسمِ مبارک بِالالتزام لیا

لپک کے آئے فرشتے مجھے پکڑنے کو
تو میں نے دامنِ محبوبِ پاک ﷺ تھام لیا

وہ اتنے عفو کے اور درگزر کے قائل تھے
کسی شقی سے نہ آقا ﷺ نے انتقام لیا

رسولِ پاک ﷺ نے محمودؔ خواب میں آ کر
مرا سلام لیا اور بہ ابتسام لیا

☆☆☆☆☆

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا (میرؔ)

نعت

سُوئے مُوَاجِہَہ نہ خبردار دیکھنا
کر دے سزا کا یہ نہ سزاوار' دیکھنا

یہ التجا ہے میری کہ محشر میں ایک بار
شفقت سے مجھ کو اے مرے سرکار ﷺ! دیکھنا

ہے عرض طالبانِ گلستانِ خُلد سے
شہرِ نبیؐ پاک ﷺ کا گلزار دیکھنا

باقی جو زندگی ہے مری' اس میں صبح و شام
چاہوں دیارِ سیّدِ اَبرار ﷺ دیکھنا

احساسِ معصیت سے کرم چاہتے رہو
ہر لحظہ تم عنایتِ سرکار ﷺ دیکھنا

کہتا ہوں سچ قسم بخدا' میرے واسطے
سمتِ مُوَاجِہَہ کو ہے دشوار دیکھنا

پڑھ لو اُوَیسِ پاکؒ کے حالاتِ زندگی
عشقِ نبی ﷺ کا چاہو جو شہکار دیکھنا

نعتیں جو کہہ رہا ہو تم اس کے تو لازماً
افکار اور گفتار اور کردار دیکھنا

ان میں لگاؤ شہرِ پیمبر ﷺ کا پاؤ گے
محمودؔ کے جو چاہو تو اشعار دیکھنا

☆☆☆☆☆

آنکھوں میں جی مرا ہے اِدھر یار دیکھنا (میرؔ)

نعت

جس کے لبوں پہ مدحِ حبیبِ خدا ﷺ نہ تھی
وہ شخصیت خدا سے ذرا آشنا نہ تھی

سوچو کہ ہستی ایک وہ جو لامکاں گئی
ہمراز و رازداں وہ رب کی تھی یا نہ تھی

اچھا لگا حضور ﷺ کا رب کو خرامِ ناز
کیا اَلْبَلَدْ قسم جو تھی، اِس کا پتا نہ تھی

اُن کا درود جان میں کیا رچ گیا نہ تھا
کیا روح نعت میں مری نغمہ سرا نہ تھی

وہ ناپسندِ خاطرِ ربِّ جہاں رہا
جس کام میں حبیبِ خدا ﷺ کی رضا نہ تھی

عصیاں شعار اُمّتیوں پہ بروزِ حشر
سرکار ﷺ کے کرم کی کوئی انتہا نہ تھی

بھیگے ہوئے دلوں کو لیے آنکھ نم کیے
خلقت درِ رسول ﷺ پہ کیا جُبّہ سا نہ تھی

حسنینؓ کا دیا نہ تھا جب تک کہ واسطہ
مقبولِ بارگاہِ نبی ﷺ التجا نہ تھی

اس کو جہان میں نہ کہیں بھی اماں ملی
مسرور طیبہ آ کے بھی جو آتما نہ تھی

قدمین میں، مُواجَہہ میں اور پیشِ در
ہر جا پہ سر خمیدہ کیا میری انا نہ تھی

تم چودہ بار دیکھ چکے ہو بتاؤ کیا
شہرِ نبی ﷺ میں طلعتِ اُمُّ القُریٰ نہ تھی

طیبہ گیا تو چاہا کہ تدفین ہو وہیں
محمودؔ میری اور کوئی بھی دُعا نہ تھی

☆☆☆☆☆

آگے ہمارے عہد میں وحشت کو جا نہ تھی (میرؔ)

نعت

جو بارگاہِ پیمبر ﷺ میں بار پاتے ہیں
ہر اعتبار سے وہ اعتبار پاتے ہیں

کھنگالتے ہیں جو دنیا کو ایسی نظروں سے
کوئی نہ آپ ﷺ سا وہ ذی وقار پاتے ہیں

یقیں ہے جن کو کلامِ خدائے برتر پر
نبی ﷺ کو رحمتِ پروردگار پاتے ہیں

جو اہلِ اُلفت و اِخلاص و عشق بندے ہیں
فضائے نعتِ نبی ﷺ سازگار پاتے ہیں

وہاں پہ مانتے ہیں اختیار سرور ﷺ کا
جہاں پہ اپنے کو بے اختیار پاتے ہیں

جو غور کرتے ہیں قوسین کی حقیقت پر
خدا کا مصطفیٰ ﷺ کو رازدار پاتے ہیں

ہم اپنی زندگی پر سرورِ دو عالم ﷺ کا
کرم جو پاتے ہیں تو بے شمار پاتے ہیں
نبی ﷺ کے ذکر میں دھوتے ہیں اپنے اشکوں سے
قمیص عمل کی اگر داغدار پاتے ہیں
یہ ہم پہ اُن ﷺ کی نگاہِ کرم ہے، اپنے تئیں
کیے دھرے پہ اگر شرمسار پاتے ہیں
کشش ہے اتنی ہمارے لیے مدینے میں
کہ اُس کے واسطے دل بے قرار پاتے ہیں
نظر میں آپ ہیں محمودؔ اپنے آقا ﷺ کی
کہ اذن حاضری کا بار بار پاتے ہیں

☆☆☆☆☆

بہت ہی اپنے تئیں ہم تو خوار پاتے ہیں (میرؔ)

نعت

سودا ہے پیار کا، مرے دل کی دکان میں
پیار اُن سے، جن سے بڑھ کے نہیں ہے جہان میں
صدیوں رہے ہوں چاہے نبی ﷺ لامکان میں
لیکن گئے بھی، آ بھی گئے ایک آن میں
وہ ہے خدا کی رحمتوں کے سائبان میں
ہو محفلِ درودِ نبی ﷺ جس مکان میں
تذکارِ مصطفیٰ ﷺ میں کمی کا گمان کیوں
ذکر اُن کا ہے نمازِ خدا میں، اذان میں
جس نے سبق محبتِ سرکار ﷺ کا پڑھا
وہ کامیاب ہو گیا ہر امتحان میں
جو خوش ہوا ہے گنبدِ سرسبز دیکھ کر
وہ شخص سرخ رو ہوا دونوں جہان میں

یہ سوچتا ہوں سونے کو جانے سے پیشتر
ہو جائے کاش کوئی تو شعر اُن ؐ کی شان میں

شہرِ حضور ﷺ میں مجھے جانا ضرور ہے
تنہا چلوں یا جاؤں کسی کاروان میں

مجھ پر کرم ہے صادق الوعد الامین ﷺ کا
ہوتا نہیں ہے سچ کے سوا کچھ بیان میں

لکھتا ہوں نعتِ سرورِ کونین ﷺ جس گھڑی
لگتا ہے، مَیں لگا ہوا ہوں گیان دھیان میں

چاہو تو میرے نعت کے مجموعے دیکھ لو
خُوشبُو عقیدتوں کی ہے ہر ارمغان میں

محمودؔ یہ دعا ہے، نہ کم ہو سکے کبھی
ذوقِ درودِ پاک مرے خاندان میں

نکلے ہے جنسِ حُسن کسی کاروان میں (میرؔ)

نعت

کریں سرکار ﷺ سے گر کچھ وفا ہم
تو پا لیں گے قیامت میں جزا ہم

تفاخُر کی ہے یہ توجیہ جائز
ہیں مدّاحِ حبیبِ کبریا ﷺ ہم

عطا و درگزر شیوہ نبی ﷺ کا
خطا و معصیت میں مبتلا ہم

کرم کا سایہ رب رکھے گا ہم پر
پکاریں ان ﷺ کو جو صبح و مسا ہم

ہماری ہر ضرورت زندگی کی
کریں گے مصطفیٰ ﷺ ہم کو فراہم

نگاہِ عفو ہو سرکار ﷺ ہم پر
معاصی میں رہے ہیں مبتلا ہم

یقیں ہر سال یہ ہوتا ہے ہم کو
درِ سرکار ﷺ تک ہوں گے رسا ہم
یہ ہے طُرفہ تعلّق اپنا ان ﷺ سے
عطا سرکارِ والا ﷺ ہیں، خطا ہم
نبی ﷺ کے اُمّتی ہوتے ہوئے بھی
نہیں ہے کس لیے اخلاص باہم
کمی محمودؔ کیا ہم کو رہے گی
خزائن کے وہ قاسم ہیں، گدا ہم

☆☆☆☆

نہ پھر رکھیں گے تیری رہ میں پا ہم (میرؔ)

نعت

کون زائر ہو سکے سرکار ﷺ کی درگاہ کا
یہ کرم بھی ہے، اثر بھی ہے ہماری چاہ کا
روضۂ محبوبِ خلّاقِ جہاں ﷺ کو دیکھ کر
لب پہ میرے، نام آ جاتا رہا اللّٰہ کا
اس کا منبع ہے کفِ پائے حبیبِ کبریا ﷺ
نور جتنا بھی ہے خورشید و نجوم و ماہ کا
نعت کی خدمت کے باعث مجھ کو ہو سکتا نہیں
ہَوکا جلبِ منفعت کا، ذوق جلبِ جاہ کا
قصد جب جب بھی کیا میں نے نبی ﷺ کے شہر کا
انتظام آقا ﷺ نے خود فرمایا زادِ راہ کا
زائرِ شہرِ پیمبر ﷺ مستحق کیونکر نہ ہو
شوکت و اجلال کا، منصب کا، عزّ و جاہ کا

چاہنے والا ہوں مَیں، لطفِ خدائے پاک سے
کاروانِ طیبۂ اقدس کی گردِ راہ کا

سائرِ عرشِ بریں محبوبِ خالق ﷺ کے سوا
کوئی واقف ہی نہیں ہے رب کی خلوت گاہ کا

راستہ اجمیر و سرہند اور بغداد و دمشق
شہرِ طیبہ کی طرف جانے کو ہے ہر آہ کا

ثروت و منصب ہیں بے حیثیت اِس کے سامنے
بندۂ بے دام ہے محمودؔ اپنے شاہ ﷺ کا

☆☆☆☆☆

مت ہو دشمن اے فلک مجھ پائمالِ راہ کا (میرؔ)

نعت

جو خاکِ طیبۂ اقدس کی ہے ضیا کی قسم
وہ اصل میں ہے پیمبر ﷺ کے نقشِ پا کی قسم

یہ ذکر مجھ کو مری جان سے بھی پیارا ہے
نبی ﷺ کے ذکر میں کھاتا ہوں مَیں خدا کی قسم

ہَوا کے دوش پہ میری ندا پہنچتی ہے
مجھے مدینۂ سرکار ﷺ کی صبا کی قسم

حضور ﷺ باقی ہیں، مخلوق باقی سب فانی
مجھے فنا کی قسم ہے، مجھے بقا کی قسم

کھنچا ہُوا چلا جاتا ہُوں شہرِ طیبہ کو
مَیں مقناطیس کی کھاؤں کہ کہرُبا کی قسم

تمھیں کسی سے محبّت جو ہو تو جان سکو
کہ رب نے کھائی کیوں سرکار ﷺ کی ادا کی قسم

نبی ﷺ کے شہر میں مرنا ہے اصل میں جینا

جو میرے دل میں ہے، اُس خواہشِ قضا کی قسم

نمازِ اقصیٰ میں نبیوںؑ کی تھی شبِ اِسرا

اِس اقتدا کی قسم، ایسے مقتدا کی قسم

یہ میں جو طیبہ میں ہر سال جا پہنچتا ہوں

کرم ہے اُن ﷺ کا، مجھے طالعِ رسا کی قسم

خدا کو پیار ہے محمودؔ کس قدر اُن سے

یہ دیکھو حِجر میں ہے جانِ مصطفیٰ ﷺ کی قسم

☆☆☆☆☆

مجھے تو درد سے اک اُنس ہے وفا کی قسم (میرؔ)

نعت

احسان لاتعد ہیں یوں تو ترے خدایا!

لیکن عجب کرم ہے، طیبہ مجھے دکھایا

تشریف آوری سے وہ انقلاب آیا

دنیا کی مصطفیٰ ﷺ نے آ کر پلٹ دی کایا

جس شہر میں رہے وہ ﷺ، سوگند اس کی کھائی

ان ﷺ کا خرام ایسا اُن کے خدا کو بھایا

ہر فیصلہ نبی ﷺ کا، ہے فیصلہ خدا کا

تا حشر رہنما ہیں سرکار ﷺ کے قضایا

یہ جان لو کہ رحمت بڑھ کر ہے معدلت سے

دوزخ سے عاصیوں کو سرکار ﷺ نے بچایا

جنّت میں رہ گیا ہے، اور عاصیوں پہ ہو گا

دنیا میں کب کسی نے پایا نبی ﷺ کا سایہ

اوصافِ کبریا کا مظہر انھیں کہا ہے
رب سے نبی ﷺ کو ہم نے حاشا نہیں ملایا

اس کو میسّر آئی ہے لَمْ یَزَلْ کی الفت
عاداتِ مصطفیٰ ﷺ سے جس نے بھی جی لگایا

آواز کیسے دیتا، تلووں سے آنکھیں مَل کر
جبریلؑ نے اَدَب سے سرکار ﷺ کو جگایا

سرکار ﷺ کی عنایت محمودؔ ایک سی ہے
دشمن ہو یا یگانہ، اپنا ہو یا پرایا

کچھ اس طرح کھڑا تھا آگے مُواجَہہ کے
محمودؔ نے وہاں پہ محمودؔ کو نہ پایا

☆☆☆☆☆

مارا، زمین میں گاڑا، تب اس کو صبر آیا (میرؔ)

نعت

اتنا قسمت نے ناسپاس کیا
حلمِ سرکار ﷺ کا نہ پاس کیا

ہم نے مدحِ نبی ﷺ کا، قرآں سے
پیش ہر بار اقتباس کیا

عاصیوں کو شفیعِ محشر ﷺ نے
خوفِ محشر سے بے ہراس کیا

جیسے خود ہم نے اُس کو دیکھا ہو
آپ ﷺ نے یوں خدا شناس کیا

خوش ہوئے جب وہاں پہنچ پائے
دُوریٔ طیبہ نے اداس کیا

دل کو تو چھوڑ آئے طیبہ میں
اور تلاش اُس کو آس پاس کیا

جس پہ فرمائی چشمِ لطف و کرم
آپ ﷺ نے اُس کو دیں شناس کیا

اپنے محبوب ﷺ میں، محبّت سے
نورِ خالق نے اِنعکاس کیا

ہم کو احساس ہے تفاخُر کا
رب نے سرکار ﷺ کا جو داس کیا

کفر کا مرتکب ہوا محمودؔ
جس نے ان کو خدا پہ قیاس کیا

☆☆☆☆☆

گُل کو محبوب ہم قیاس کیا (میرؔ)

نعت

جو سوائے نعت کے، کچھ بھی لکھا کرتا نہیں
کیا عمل سے اپنے، سامانِ وفا کرتا نہیں

انبیاءؑ معصوم ٹھہرائے گئے، اُن کے سوا
اک بشر ایسا نہیں ہے جو خطا کرتا نہیں

معصیت یہ وہ ہے جس میں حبط ہوتے ہیں عمل
مَیں حدودِ دینِ آقا ﷺ میں بڑھا کرتا نہیں

تُو اگر کرتا نہیں ہے دل سے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ
اُمّتی ہونے کا حق گویا ادا کرتا نہیں

چُپ کھڑا رہتا ہوں یوں، آقا ﷺ سے کچھ مخفی نہیں
میں نبی ﷺ کے در پہ جا کر بھی صدا کرتا نہیں

سچ کے باعث گو ہوئے جاتے ہیں سب ناراض دوست
جھوٹ فضلِ مصطفیٰ ﷺ سے میں کہا کرتا نہیں

ایک معنیٰ ہے صلوٰۃِ پاک کا وردِ درود
یہ نماز ایسی ہے جس کو میں قضا کرتا نہیں

جب عمل کرتا نہیں ہوں اُن کے ارشادات پر
پھر تو مَیں سرکارِ والا ﷺ سے وفا کرتا نہیں

بے حمیّت ہوں جو کٹ مرتا نہیں ناموس پر
بدنصیبی ہے' اگر ان ﷺ کا کہا کرتا نہیں

رب کے یا محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے سوا
وا کسی کے آگے دامانِ دعا کرتا نہیں

☆☆☆☆☆

آہ وہ عاشق ستم ترکِ جفا کرتا نہیں (میرؔ)

نعت

پا جائیں بار میری جو کج مج بیانیاں
ہوں گی فقط حضور ﷺ کی یہ مہربانیاں

آقا حضور ﷺ رحمتِ ہر کائنات ہیں
اک حکمراں کی ہر جگہ ہیں حکمرانیاں

شرمندہ ہم ہوئے تو نبی ﷺ نے کرم کیا
اللہ رے' ندامتوں کی قدردانیاں!

آئی ہے اور نہ آئے گی تا حشر کچھ کمی
اکرامِ مصطفیٰ ﷺ کی ہیں وہ جاودانیاں

کرتے ہیں بات سیدھی پیمبر ﷺ کے پیار کی
آتی نہیں سُخن میں ہمیں نکتہ دانیاں

ذرّات نے' فضا نے خبر دی حضور ﷺ کی
طیبہ میں ہر قدم پہ ملی ہیں نشانیاں

جب خود مجھے بلائیں گے طیبہ میں مصطفیٰ ﷺ
روکیں گی مجھ کو کیسے مری ناتوانیاں

ہر ذرۂ مدینۂ اقدس ہے محترم
جذباتِ احترام کی یہ بیکرانیاں!

خجلت کے اشک کافی رہے شہرِ نور میں
کام آ گئیں وہاں پہ مری بے زبانیاں

اب تو ہمیشہ کے لیے سب غم غلط ہوئے
لایا ہوں ان ﷺ کے شہر سے وہ شادمانیاں

دنیا میں آج خوار نہ ہوتے کسی طرح
افسوس ہم نے باتیں نہ آقا ﷺ کی مانیاں

پیشِ شفیعِ معصیت کاراں ﷺ، رشید کے
اشکوں نے روح و جاں کی کریں ترجمانیاں

☆☆☆☆☆

کھودیں ہیں میری نیند مصیبت بیانیاں (میرؔ)

نعت

مرا رشتہ ہے خاکِ شہرِ سرور ﷺ سے عقیدت کا
یہ شفقت ہے پیمبر ﷺ کی، کرم مجھ پر ہے قدرت کا

رسالت اور وحدت کا یہی باہم تعلّق ہے
جہاں میں نور پھیلایا نبی ﷺ نے مہرِ وحدت کا

پسندِ خاطرِ خالق نظامِ مصطفیٰ ﷺ یوں ہے
قیامِ حشر تک سکّہ چلے گا دینِ فطرت کا

دیا اس کو خدائے لم یزل نے دوست کا درجہ
اثر جس شخص پر دیکھا ہے اُس نے ان ﷺ کی سیرت کا

ہے دوزخ دشمنانِ سرورِ کونین ﷺ کی خاطر
غلامانِ پیمبر ﷺ کے لیے ہے باغ جنّت کا

جو بندہ صاحبِ ایماں ہے، وہ ممنونِ احساں ہے
ربیعُ الاوّلِ سرکار ﷺ کی صبحِ سعادت کا

جسے الفت ہے طیبہ سے، جسے ہے پیار سرور ﷺ سے
تعلّق ہی نہیں اُس شخص سے آزار و کُلفت کا

اسی سے دین پھیلایا ہے خالق نے جہاں بھر میں
جو اصحابِؓ پیمبر ﷺ پر چڑھا تھا رنگ صُحبت کا

لگایا بدر میں زخم ایسا اُس کی ناک پر رب نے
نمونہ تھا ولید ابنِ مغیرہ ایک عبرت کا

مجھے مصروفیت نعتِ رسولِ پاک ﷺ کی ہو گی
ملے گا ایک لمحہ بھی کہاں محشر میں فرصت کا

کرم فرمائیں گے آقا ﷺ، مگر کچھ ہم بھی تو سُدھریں
نہیں پوشیدہ سرور ﷺ کی نظر سے حال مِلّت کا

کیا آقا ﷺ نے ٹکڑے چاند کو محمودؔ پھر جوڑا
یہ تھا اک معجزہ صَرف اُن کی انگشتِ شہادت کا

☆☆☆

غلَط ہے عشق میں اے بُوالہوس اندیشہ راحت کا (میرؔ)

نعت

ذرّوں میں اُس کے، پائی ہیں غم خِواریاں بہت
گلیاں مجھے مدینے کی ہیں پیاریاں بہت

حکمِ نبی ﷺ پہ کر کے عمل، پاؤ عزّتیں
اس کے بغیر دنیا میں ہیں خِواریاں بہت

فرمائیں گے رسولِ خدا ﷺ دستگیریاں
آہیں بہت ہیں، نالے بہت، زاریاں بہت

دنیا میں بھی تھیں، پر شبِ اِسرا تو خاص کر
رب نے حبیب ﷺ کی کریں دلداریاں بہت

مدحِ رسولِ ہر دو جہاں ﷺ کر کے دیکھ لو
بے حد ہیں شادمانیاں، سرشاریاں بہت

آقا حضور ﷺ! چادرِ رحمت کی ہے طلب
پیچھے پڑی ہیں آج کل بیماریاں بہت

☆☆☆

ہم تم سے چشم رکھتے تھے دلداریاں بہت (میرؔ)

نعت

آقا ﷺ کو دل کے اندر موجود جانتے ہیں
ہم لوگ اِسی میں اپنی بہبود جانتے ہیں

عابد ہمیں بنایا رب کا، تو مصطفیٰ ﷺ نے
ان کے کہے سے رب کو معبود جانتے ہیں

شاہد تو خود خدا نے فرما دیا نبی ﷺ کو
ہم ربِّ لم یزل کو مشہود جانتے ہیں

آقا ﷺ کا عِلم بھاری ہر چیز پر رہا ہے
ہم علمِ دو جہاں کو محدود جانتے ہیں

اِجماع سے ہے ثابت تو بے دریغ ہم بھی
بارہ ۱۲ ربیعُ الاوّل مولود جانتے ہیں

مَیں ہوں رشید احمدؔ، واصف ہوں مصطفیٰ ﷺ کا
شاعر اگرچہ مجھ کو محمودؔ جانتے ہیں

☆☆☆☆

ہم آپ ہی کو اپنا مقصود جانتے ہیں (میرؔ)

شاعر کے مجموعہ ہائے نعت

1- ورفعنا لک ذکرک۔۲حمدیں، ۳۷نعتیں، ۱۴مناقب۔۱۹۷۷۔۱۹۸۱۔۱۹۹۳(۱۳۶صفحات)
2- حدیثِ شوق۔۸۷نعتیں۔۱۹۸۲۔۱۹۸۴۔۱۹۸۶(۱۷۶صفحات)
3- منشورِ نعت۔اُردو اور پنجابی نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔۱۹۸۸(۱۹۷۶صفحات)
4- سیرتِ منظوم۔نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔۹۲(۱۲۸صفحات)
5- ۹۲۔نعتیہ قطعات۔مبسوط دیباچہ۔۱۹۹۳(۱۱۲صفحات)
6- شہرِ کرم۔۹۲+۱نعتیں+۹۷قطعات+۱۷۸ متفرق اشعار۔ہر شعر میں مدینہ منورہ کا ذکر
۲۰نادر تصاویر۔۱۹۹۶(۱۹۲صفحات)
7- مدیحِ سرکار ﷺ۔۶۳نعتیں+۶۳فردیات۔۱۹۹۷(۱۲۴صفحات)
8- قطعاتِ نعت۔۲۷نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶قطعات۔۱۹۹۸(۱۱۰صفحات)
9- حَیَّ علی الصلوٰۃ۔ایک حمد+۶۳نعتیں+۶۳فردیات۔ہر شعر میں درود پاک کا ذکر۔۱۹۹۸(۱۵۴صفحات)
10- مخمساتِ نعت۔دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔۵۰خمسے۔۱۹۹۹۔(۱۱۲صفحات)
11- تضامینِ نعت۔علامہ اقبالؔ کے ۵۳۔اشعارِ نعت پر تضمینیں۔۲۰۰۰(۱۴۴صفحات)
12- فردیاتِ نعت۔اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔۲۰۰۰(۱۰۸صفحات)
13- کتابِ نعت۔"احمد" (ﷺ) کے اعداد کے حوالے سے ۵۳نعتیں۔۲۰۰۰(۱۱۲صفحات)
14- حرفِ نعت۔۵۳نعتیں۔۲۰۰۰(۱۱۲صفحات)
15- نعت۔۵۳نعتیں۔ہر شعر میں نعت کا ذکر۔۲۰۰۱۔(۱۱۲صفحات)
16- سلامِ ارادت۔غزل کی ہیئت میں ۹۲سلام۔۲۰۰۱(۱۰۴صفحات)
17- اشعارِ نعت۔شاعر کا دوسرا اُردو مجموعہ فردیات۔(۹۶صفحات)
18- اوراقِ نعت۔۵۳نعتیں۔۲۰۰۲(۹۶صفحات)
19- مدحتِ سرور ﷺ۔۵۳نعتیں۔۲۰۰۲(۹۶صفحات)
20- عرفانِ نعت۔۶۳نعتیں۔ہر نعت قرآن پاک کے حوالے سے۔۲۰۰۲(۱۸۴صفحات)
21- دیارِ نعت۔میر تقی میرؔ کی زمینوں میں ۵۳نعتیں۔۲۰۰۲(۱۰۴صفحات)
22- تسبیحِ نعت۔۱۰۱نعتیں۔زیرِ طبع
23- نعتاں دی اَتّی (۱۹۸۷) پنجابی مجموعہ نعت
24- حق دی تائید (۱۹۵۶) پنجابی مجموعہ نعت
25- ساڈے آقا سائیں (۲۰۰۱) پنجابی مجموعہ نعت

نعتیہ مجموعوں کے علاوہ

راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

(1) منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵ـ ۱۶۰ صفحات (2) راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱ـ ۹۶ صفحات (3) پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳ـ ۲۲۴ صفحات (4) غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳ـ ۴۴۰ صفحات (5) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵ـ ۳۳۶ صفحات (6) نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵ـ ۱۱۲ صفحات (7) اُردو شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶ـ ۴۰۸ صفحات (8) اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۷ـ ۴۴۰ صفحات (9) مدحِ رسول ﷺ (انتخابِ نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳ـ ۱۹۸ صفحات (10) نعتِ خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳ـ ۱۶۴ صفحات (11) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ـ ۲۷۶ صفحات (12) قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۱۹۸۷ـ ۹۶ صفحات (13) نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳ـ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات (14) نزولِ وحی (تحقیق) ۱۹۹۸ـ ۱۳۲ صفحات (15) شعبِ ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹ـ ۲۱۶ صفحات (16) تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ ۱۹۹۳ـ ۲۵۶ صفحات (17) حضور ﷺ کی عادات کریمہ۔ ۱۹۹۵ـ ۲۵۶ صفحات (18) میرے سرکار ﷺ ـ ۱۹۸۷ـ ۱۴۴ صفحات (19) حضور ﷺ اور بچے ـ ۱۹۹۳ـ ۱۱۲ صفحات (20) درود و سلام۔ دس ایڈیشن ـ ۱۲۸ صفحات (21) قرطاسِ محبت ـ ۱۹۹۲ـ ۱۴۴ صفحات (22) میلادِ مصطفیٰ ﷺ ـ ۱۹۹۱ـ ۴۸ صفحات (23) عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ ـ ۱۹۹۱ـ ۳۲ صفحات (24) احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن ـ ۱۹۲ صفحات (25) ماں باپ کے حقوق ـ دو ایڈیشن ـ ۱۱۲ صفحات (26) حمد و نعت ـ ۱۹۸۸ـ ۲۲۴ صفحات (27) میلاد النبی ﷺ ـ ۱۹۸۸ـ ۳۳۶ صفحات (28) مدینۃ النبی ﷺ ـ ۱۹۸۸ـ ۲۲۴ صفحات (29) سفرِ سعادت منزلِ محبت ـ ۱۹۹۲ـ ۲۲۴ صفحات (30) دیارِ نور ـ ۱۹۹۵ـ ۱۱۲ صفحات (31) سرزمینِ محبت ـ ۱۹۹۹ـ ۱۱۲ صفحات (32) اقبال و احمد رضا۔ چار ایڈیشن ـ ۱۱۲ صفحات (33) اقبال قائدِ اعظم اور پاکستان ـ دو ایڈیشن ـ ۱۶۰ صفحات (34) قائدِ اعظم، افکار و کردار ـ ۱۹۸۵ـ ۱۶۰ صفحات (35) تحریکِ ہجرت ـ ۱۹۲۰ـ تین ایڈیشن ـ ۲۶۴ صفحات (36) ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب (38) ترجمہ تعبیر الرؤیا (39) نظریہ پاکستان اور نصابی کتب ـ ۱۹۷۱ـ ۲۶۴ صفحات (40) مناقبِ سید ہجویرؒ (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۲ـ ۷۲ صفحات ـ (41) سخن نعت ـ ۲۰۰۲ـ ۲۴۰ صفحات